پی ایس او نے 92نیوز کے اینکر ڈاکٹر دانش کے الزامات کی سختی سے تردید کردی ہے۔

Date: 2018-07-12

کراچی (کامرس رپورٹر) ملک کی صف اول کی آئل مارکیٹنگ کمپنی پاکستان اسٹیٹ آئل نے 92نیوز کے پروگرام ”جواب چاہیے“ میں اینکر ڈاکٹر دانش کے الزامات کی سختی سے تردید کرتے ہوئے اسے بے بنیاد ، حقائق کے منافی اور قوم کو گمراہ کرنے کی کوشش قرار دیا ہے۔ پی ایس او کی جانب سے پروگرام کو نشر کرنے کے وقت اور مناسبت پر تشویش کا اظہار کیا گیا ہے ۔پروگرام میں جان بوجھ کر حقائق کو مسخ کرکے عوام کے سامنے پیش کیا گیا، تاہم پی ایس او کمپنی اور انتظامیہ نے تمام الزامات کی تردید کرتے ہوئے کہا کہ ہے پی ایس او کے ایم ڈی اور سی ای او کی تقرری قانون کے مطابق ، ضابطہ اخلاق کو مدنظر رکھتے ہوئے مجاذ اتھارٹی کی منظوری سے کی گئی ہے جس میں وفاقی وزیر برائے خزانہ، محکمہ خزانہ کے اسٹیبلشمنٹ ڈویژن کی منظوری کے بعد تعیناتی کی سمری وزیر اعظم پاکستان کو ارسال کی گئی جو بعدازاں منظور ہوئی۔
حکومت پاکستان کو استحقاق حاصل ہے کہ وہ شارٹ لسٹ کیے گئے امیدواروں میں سے کسی ایک کو عہدے پر تعینات کر سکے۔ یاد رہے کہ حکومت پاکستان کی سرپرستی میں پاکستان اسٹیٹ آئل کے منیجنگ ڈائریکٹر کی تعیناتی کیلئے مارکیٹنگ آف پیٹرولیم پروڈکٹس (فیڈرل کنٹرول) ایکٹ 1974کے سیکشن 6کے تحت استحقاق موجود ہے۔

پروگرام میں اینکر کی رائے تھی کہ ایل این جی آئل پیٹرولیم پروڈکٹ نہیں ہے اسی لئے پی ایس او سے اس کا کوئی تعلق نہیں، یہ تاثر غلط ہے۔ قانون کے مطابق مارکیٹنگ آف پیٹرولیم پروڈکٹس (فیڈرل کنٹرول) ایکٹ 1974پی ایس او کو ایل این جی کی تجارت سے نہیں روکتا۔ مزید براں مذکورہ ایکٹ پی ایس او کو کمپنی آرڈیننس 1984کے تحت نئے کاروبار شروع کرنے سے بھی نہیں روکتا، آرڈیننس کسی بھی کمپنی کو اجازت دیتا ہے کہ وہ میمورینڈم آف ایسو سی ایشن(ایسو سی ایشن کے قوائد و ضوابط) کی رو سے نئی کاروباری سرگرمی میں شامل ہوسکتی ہے ۔اگر تصور کیا جائے کہ ایکٹ کی رو سے دیگرپیٹرولیم مصنوعات کی اجازت نہیں دیتی ، تو اس کی رو سے پی ایس او دیگر مصنوعات جن میں سی این جی، ایل پی جی، پیٹروکیمیکل وغیرہ کے کاروبار میں شامل نہیں ہوسکتے۔ پی ایس او پبلک لمیٹڈ کمپنی ہے جو سابقہ کمپنی ایکٹ 1913موجودہ کمپنی آرڈیننس 1984کے تحت معرض وجود میں آئی اور قوانین کے تحت امور انجام دے رہی ہے۔

جولائی 2013میں اکنامک کوارڈینیشن کمیٹی کیحکومتی نمائندوں نے پاکستان اسٹیٹ آئل کمپنی لمیٹڈ کو اجازت دی کہ وہ قطر گیس آپریٹنگ کمپنی لمیٹڈ سے حکومتی سطح پر ایل این جی 500mmcfd کی درآمد پر DESکی بنیاد پر بات چیت کرے۔ وزارت توانائی نے پی ایس او کو جبکہ حکومت قطر نے قطر گیس کمپنی کو مذاکرات کیلئے نامزد کیا کہ ایل این جی کی خرید و فروخت کیلئے طویل مدتی معاہدہ کیا جائے۔ اس ضمن میں ایک معاہدے پر دونوں حکومتوں کے درمیان وزارت توانائی کی معاونت اور حکومت پاکستان کی منظوری سے دستخط ہوئے، جبکہ ایل این جی پالیسی 2012کے تحت پی ایس او خریداری کیلئے پابند ہے۔

پروگرام اینکر نے یہ الزام بھی عائد کیا ہے کہ پی ایس او کی ویب سائٹ پر ظاہر کیا گیا ہے کہ دونوں حکومتوں کے درمیان معاہدے کی بجائے حکومت پاکستان اور قطر کی پرائیوٹ کمپنی کے درمیان معاہدہ ہے، یہ الزام بے بنیاد اور جھوٹ پر مبنی ہے، کیونکہ مذکورہ معاہدہ وزارت توانائی اور چیئرمین سینٹ کے ذریعیسے معاہدے پر وزیر اعظم نے منظوری دی۔ جبکہ حکومتوں کے درمیان معاہدے پر واضح ہے کہ 2015میں توانائی سیکٹر میں تعاون کا معاہدہ حکومت پاکستان اور حکومت قطر کے درمیان طے پایا تھا، جس کی خرید و فروخت کا معاہدہ باضابطہ طے پایا۔ معاہدے کی چند نکات مندرجہ ذیل ہیں۔

ایل این جی کی طویل المدتی خرید و فروخت کا معاہدہ 8فروری 2016کو قطر لیکویفائڈ گیس کمپنی ، جو حکومت قطر کے قانون کے مطابق جوائنٹ اسٹاک کمپنی ہے جس کا رجسٹرڈ آفس PO Box 22666دوحا قطر میں واقع ہے ،اسے فروخت کنندہ تصور کیا جائے۔ اور پاکستان اسٹیٹ آئل کمپنی ، رجسٹرڈ لمیٹڈ کمپنی واقع پی ایس او ہاؤس خیابان اقبال کلفٹن کراچی 75600پاکستان ،اسے خریدار کنندہ تصور کیا جائے۔

جبکہ
(ا) حکومت قطر اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے درمیان ”توانائی کے شعبے میں تعاون کا معاہدہ“ (حکومتوں کے درمیان معاہدہ) جس میں دونوں حکومتیں مشترکہ طور پر ایل این جی کی خرید و فروخت کو گیس کی قلت کو پورا کرنے کیلئے طویل المدتی معاہدہ کر رہی ہیں۔

(ب) حکومتی معاہدہ کے تحت خریدار (پی ایس او) اور قطر گیس آپریٹنگ کمپنی لمیٹڈ (قطر گیس) دونوں حکومتوں کی جانب سے نامزد کئے گئے ہیں جو اس منصوبے کو پورا کریں گے۔

خریدار(پی ایس او)براہ راست مارکیٹنگ آف پیٹرولیم پروڈکٹس (فیڈرل کنٹرول) ایکٹ 1974کی رو سے حکومت پاکستان کی ماتحت ہے، جبکہ قطر پیڑولیم ، حکومت قطر کی سرکاری آئل کمپنی کے پاس قطر گیس کا حاوہ مفاداورشیئرز کی اکثریت ہے۔

پروگرام کے اینکر نے پی ایس او کی ویب سائٹ پر جعلی معاہدے کا الزام بھی عائد کیا ہے۔ جسے کمپنی یکسر مسترد کرتی ہے ، پروگرام کی ٹیم متوازن حقائق پیش کرنے میں ناکام رہی ہے جبکہ اینکر کی جانب سے پوچھے گئے سوال میں کہ ایم ڈی پی ایس او نے کس حیثیت میں قطر ی ادارے غنوی سے معاہدے پر دستخط کئے۔اس کے رد عمل میں کمپنی کے مطابق پی ایس او کا کوئی معاہدہ غنوی نامی ادارے سے نہیں ہوا جیسا کہ پروگرام میں ظاہر کیا گیا ہے۔ اکنامک کوارڈینیشن کمیٹی نے اگست 2014میں ایل این جی قیمتوں کی مذاکراتی کمیٹی (پی ایس سی)کی بنیاد رکھی جس میں سیکریٹری پیٹرولیم (چیئرمین)، فنانس ڈویژن کے نمائندے، وزارت پانی و بجلی، بورڈ آف انویسٹمنٹ کے نمائندے، ایم ڈی SNGPL،ایم ڈی SSGCL، ایم ڈی PSOاور ایم ڈی ISGSL(سیکریٹری کمیٹی) شامل ہیں۔ (پی این سی) کو بین الاقوامی قانونی اور کمرشل کنسلٹنٹ Waston Farley & Williams LLP (WFW)برطانیہ اور Fact Global Energy (FGE)امریکہ کی مشاورت حاصل ہے۔

پی این سی نے قطر گیس سے متعدد اجلاس اور ملاقاتوں کے بعد قیمت کا تعین کیا تھا جو کہ طویل المدتی معاہدے کی بنیاد ہے۔ پی این سی نے 13جنوری 2016کوہونے والے اکنامک آرڈینیشن کمیٹی کے اجلاس میں قطر گیس کی تمام معلومات اور رپورٹ پیش کی تھی، جسے ECCنے قوائد و ضوابط پر پورا اترنے پر منظور کیا۔ اور پی ایس او کو اجازت دی کہ وہ قطرگیس سے طویل المدتی خرید و فروخت کا معاہدہ طے کرے جس سے واضح ہے کہ معاہدہ دونوں حکومتوں کے درمیان باضابطہ طور پر ہوا ہے جس میں پی ایس او بطور خریدار اور قطر گیس بطور فروخت کنندہ ہے۔

واضع رہے کہ پاکستان اسٹیٹ آئل اور اس کی انتظامیہ قانونی چارہ جوئی کا حق محفوظ رکھتی ہے اور پروگرام کے مواد کو مجاز فورم پر چیلنج کر سکتی ہے۔